

کیا شوہر اور بیوی مرنے کے بعد ساتھ ہونگے؟

<?xml encoding="UTF-8">

سول: کیا شوہر اور بیوی مرنے کے بعد ساتھ ہونگے؟

منبع: اسلام کیوست

ترجمہ: یوسف حسین عاقلی

کیا شوہر اور بیوی کے لئے مرنے کے بعد اور جنت میں ایک ساتھ رہنا ممکن ہے؟

اگر یہ ممکن ہے، تو شرط کیا ہے؟

جواب:

سب سے پہلے تو یہ کہنا ضروری ہے کہ قرآن و حدیث کی آیات میں آخرت کی زندگی کے بارے میں بہت کم واقعات بیان کیے گئے ہیں اور مرنے کے بعد کسی شخص کی زندگی کی تفصیل ائمہ معصومین علیہم السلام کے سوا کسی کے سامنے مکمل طور پر واضح نہیں ہے، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان ازدواجی تعلق اور اس کی ذمہ داریوں کا تعلق اس دنیا سے ہے، اور جن عورتوں کی دنیا میں بیویاں ہیں ان پر آخرت میں ایک ہی شخص سے شادی کرنا واجب نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی شادی کا تعلق ان کی دنیوی زندگی سے ہے اور آخرت میں ہر شخص اپنے اعمال پر منحصر ہے اور آخرت میں اس کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دیا جائے گا۔

اس تعارف کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کی بعض آیات سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مومن مرد اور عورتیں قیامت کے دن ایک ساتھ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں خوشی اور مسرت سے بھرپور زندگی گزاریں گے، جیسے:

«ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ أَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ» [1]

جنت میں داخل ہونے کا حکم دینے والی آیت کے ظاہری معنی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس دنیا میں مومنوں کی بیویوں سے مراد مومنوں کی بیویاں ہیں نہ کہ "حور العین، کیونکہ حور العین اس حکم کے ساتھ داخل ہونے کے لیے اس سے باہر نہیں ہیں۔ [2]

ایسا لگتا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مومن مرد اور عورت کو آخرت میں ایک ساتھ رہنا ہے۔ یقیناً، اگر وہ چاہیں تو ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ مجمع البیان کی تفسیر میں ہے:

ممکن ہے کہ جو عورتیں اہل ایمان کو جنت میں عطا کی جائیں گی وہ ان کی دنیاوی عورتیں ہوں گی جو آخرت میں حور العین کی مانند ہوں گی اور اپنے شوہروں کے ساتھ جنت میں رہیں گی۔ [3]

لیکن وہ عورتیں جو اس دنیا میں شوہروں سے محروم تھیں یا جن عورتوں کے شوہر دوزخ میں ہیں مثلاً فرعون کی بیوی آسیہ کے لیے جنت میں ہر چیز دستیاب ہے اور انہیں جنت میں نیک شوہروں سمیت ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا جائے گا کیونکہ قرآن کریم میں اس کا ذکر آیا ہے:

«وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَ تَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَ أَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ»

۔ "جنت میں وہ ہے جو دل چاہتا ہے اور آنکھ لطف اندوز ہوتی ہے۔" [4]

اس آیت میں تمام لذتیں شامل ہیں جن میں جنت کی نیک بیویاں بھی شامل ہیں۔ ایک اور آیت میں خاص طور پر جنت کی بیویوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

«وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ»

۔ "جنت والوں کے لیے ایسی بیویاں ہوں گی جو نیک اور پاکیزہ ہوں گی۔" [5]

ان آیات کے خلاصے سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ جنت کی عورتیں بھی جنت کے مردوں کی طرح ہر طرح کی لذتوں سے لطف اندوز ہوں گی جن میں نیک اور پسندیدہ شوہر کے ساتھ رہنے کی لذت بھی شامل ہے۔ بعض آیات میں قرآن کریم نے "حور العین" کو جنت کی بیویوں کے طور پر متعارف کرایا ہے اور فرمایا ہے:

«وَرَوْحَانَهُمْ بِخُورٍ عَيْنٍ»

۔ "ہم ان کی شادی حور العین سے کریں گے۔" [6]

یہ آیات جنت کی عورتوں اور مردوں پر لاگو ہوتی ہیں، کیونکہ کوئی وجہ نہیں کہ یہ الہی وعدے مردوں کے لیے مخصوص کیے جائیں، خاص طور پر اگر ہم لفظ "حور" اور لفظ "عین" اور ان کے لغوی معنی پر توجہ دیں تو یہ واضح ہو جائے گا کہ حور العین کی برکات صرف مردوں کے لئے نہیں ہیں اور عورتوں کو بھی دی جائیں گی۔ فطری طور پر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی ان کے ساتھ شامل نہیں ہوگا بلکہ جیسا کہ مفسرین نے کہا ہے کہ قرآن کی آیات واضح طور پر بتاتی ہیں کہ وہ نیک لوگوں، ان کے باپ، بیویوں اور بچوں کی صحبت میں داخل ہوں گے۔ یہ دراصل ان پر اللہ کی نعمتوں کو پورا کرنے کے لئے ہے، تاکہ ان میں کوئی کمی نہ ہو، یہاں تک کہ اپنے پیاروں سے جدا ہونے کے معاملے میں بھی۔ اور چونکہ اس گھر میں ہر چیز نئی اور نئی ہو جاتی ہے، جو ایک نیا اور کامل ٹھکانا ہے، اس لیے وہ نئے اور نئے چہروں اور گرم اور گرم محبت اور قربت کے ساتھ بھی داخل ہوتے ہیں، ایک ایسی محبت جو جنت کی نعمتوں کی قدر و قیمت کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔

اگرچہ سورہٴ رعد کی آیت نمبر 23 میں صرف باپ، اولاد اور بیویوں کا ذکر آیا ہے لیکن درحقیقت اس گروہ میں تمام رشتہ دار جمع ہیں کیونکہ بھائیوں، بہنوں اور یہاں تک کہ دیگر رشتہ داروں کی موجودگی کے بغیر اولاد اور باپ کی موجودگی ممکن نہیں ہے۔ اس کے تمام بچے اس کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں، اور اس طرح بھائی دوبارہ مل جاتے ہیں۔ اور اسی حساب سے اس اجتماع میں دوسرے رشتہ دار بھی موجود ہوں گے۔ [7]

[1]. زخرف، 70

[2] طباطبائی، سید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، ج 18، ص 121، قم، دفتر انتشارات اسلامی، چاپ پنجم، 1417ق
[3] طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، مقدمہ، بلاغی، محمد جواد، ج 1، ص 162-163، تہران، ناصر خسرو، چاپ سوم، 1372ش

[4] زخرف، 71. «وَفِيهَا مَا تُشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ»

[5] بقرہ، 25. «وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ»

[6] طور، 20. «وَرَوْحَانَهُمْ بِخُورٍ عَيْنٍ»

[7] مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونه، ج 10، ص 195، تہران، دار الکتب الإسلامیہ، چاپ اول، 1374ش.